نام کتاب: تاریخ اسلام (مکمل چار حصے)

مؤلف: مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھیؒ

مرتب: حافظ تنویر احمد شریفی

ناشر: مکتبہ اسعدیہ، پاکستان چوک، کراچی۔

تبصرہ نگار: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

اکابرین دیوبند میں مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۴۱ء) کا نام رسمی تعارف سے بے نیاز ہے، آپ کا ترجمہ قرآن بڑا مقبول ہوا اور عرصے سے پاک و ہند میں خصوصیت کے ساتھ متداول ہے، آپ نے الاسلام کے نام سے ایک کتاب بھی تالیف فرمائی تھی، جو عرصہ ہوا ہندوستان میں طبع ہوئی تھی، اس کے بعد بھی پاک و ہند میں اس کے بعض ایڈیشن شائع ہوئے، اب اس کا نیا ایڈیشن جدید ترتیب، نئی مشینی کتابت اور موضوع کی مناسبت سے رنگین و سادہ تصاویر کے اضافے کے ساتھ تاریخ اسلام کے نام سے شائع ہوا ہے، کتاب میں بعض مقامات پر فاضل مرتب اور کتاب کے ناشر جناب حافظ تنویر احمد شریفی نے ضروری حواشی کا بھی اضافہ کیا ہے۔

کتاب کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کے ذکر سے ہوتا ہے، پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی، خانہ کعبہ کی تعمیر، جناب عبدالمطلب کی مکہ مکرمہ پر حکومت، حضرت عبداللہ کا حضرت آمنہ سے نکاح اور اصحاب فیل کے واقعے بیان کرنے کے بعد رسول اللہ ☐ کی ولادت باسعادت کا تذکرہ ہے، اس طرح سیرت کے ترتیب وار واقعات بیان کرتے ہوئے مواخات پر حصہ اول ختم ہوتا ہے، دوسرا حصہ مدینہ منورہ میں انصار کے تذکرے سے شروع ہوتا ہے اور مرتب انداز میں واقعات سیرت کے

بیان کے ساتھ سلاطین کے نام مکاتیب کی تفصیلی بحث پر اس حصے کا اختتام ہوتا ہے، تیسرا حصہ سات ہجری کے واقعات کے بیان سے شروع ہوتا ہے اور اس میں آٹھ ہجری تک کے واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے، جب کہ آخری حصے کا آغاز نو ہجری سے ہوتا ہے اور اس میں نبی کریم □ کے انتقال فرمانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت وخلافت تک کے واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

کتاب کے مضامین خود مؤلف رحمہ اللہ کی تصریح کے مطابق زیادہ تر ابن اثیرؒ کی الکامل اور ابن ہشامؒ کی السیرۃ النبویہ سے اخذ کئے گئے ہیں، البتہ قدیم اسلوب کے مطابق حوالہ جات کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ فاضل مرتب نے اس قدیم کتاب میں بعض مقامات پر زبان کی قدامت کو بھی درست کیا ہے، اور اثنائے کتاب میں جا بجا عنوانات کا بھی اضافہ کیا ہے، یقیناً ان امور سے کتاب سے استفادہ سہل ہو گیا ہے، جس پر فاضل مرتب مبارک باد و اظہار تشکر کے مستحق ہیں۔

نام کتاب: معارف اسم محمد □

تالیف: مولانا محمد ثناء اللہ سعد شجاع بادی

صفحات: ۱۹۶

قیمت: ۹۰/روپے

ناشر: دارالکتاب، کتاب مارکیٹ، اردو بازار لاہور

تبصرہ نگار: محمد احمد حافظ

حضور نبی کریم □ کا مبارک تذکرہ ہر مسلمان کے لئے سرمایہ حیات ہے، ہر وہ چیز جس کا تعلق آپ کی ذات گرامی سے ہے اپنے مقام میں اعلیٰ وارفع ہے، اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ خدائے لم یزل نے آپ کی ہر ادا، ہر فعل، اور ہر حرکت میں یمن وبرکت ودیعت فرمادی ہے، یہی کیفیت آپ کے اسم گرامی کی ہے، محمد □ وہ پیارہ سا خوب صورت نام جسے زبان پر لاتے ہی انسان قلب کی گہرائیوں تک حلاوت محسوس کرتا ہے، یہ نام گوناگوں خوبیوں، معرفت کی بلندیوں، اور وسیع وعمیق علمی گہرائیوں کا حامل ہے۔

کتاب ''معارف اسم محمدؐ'' کچھ ایسی ہی کیفیات کے در آپ کے قلب ودماغ پر وا کرتی ہے۔ کتاب کے چھ ابواب ہیں: ۱۔ تاریخ اسم محمد، ۲۔ کمالات اسم محمد، ۳۔ برکات اسم محمد، ۴۔ تعظیم اسم، ۵۔ جلوہ ہائے اسم محمد، ۶۔ اسم محمد کی روشنی ہندو دھرم میں۔ عشق ومحبت نبوی سے لبریز اور حسن ترتیب سے آراستہ یہ

کتاب قاری کے دل و دماغ میں حضور ختمی مرتبت سے بے پناہ محبت کی جذبات موج زن کرتی ہے، اس کا مطالعہ اہل محبت کے لئے سرمہ بصیرت ہے۔ جواں عزم قلم کار مولانا ثناءاللہ سعدی کی یہ کاوش داد ہی نہیں دید کی قابل بھی ہے، مناسب کاغذ اور خوب صورت سرورق کے ساتھ شائع کی گئی یہ کتاب یقیناً ایک خوب صورت تحفہ شمار کی جائے گی۔

نام کتاب: خطبات سیرت

مؤلف: ڈاکٹر محمد سلمان ندوی

ناشر: قریشی فاونڈیشن معہدام القریٰ جامعہ اشرفیہ۔ لاہور

تبصرہ نگار: ڈاکٹر نثار احمد

زیر نظر کتاب (خطبات سیرت) کوئی باقاعدہ تصنیف نہیں ہے بلکہ لاہور کی مشہور دینی تعلیمی درس گاہ جامعہ اشرفیہ کے زیر اہتمام ڈاکٹر سید سلمان ندوی صاحب کی آٹھ تقاریر اور ایک خطبہ جمعہ پر مشتمل ہے۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر سلمان ندوی صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، وہ خود بھی عالم فاضل اور عرصہ دراز سے مغربی، یورپی جامعات ان کی علمی سرگرمیوں کا مرکز ہیں اور ایک زمانے تک ڈربن یونیورسٹی سے وابستہ رہے ہیں، تاہم ان کا سب سے بڑا تعارف یہ ہے کہ وہ مورخ اسلام حضرت مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم و مغفور کے خلف الرشید ہیں۔ اگر ان کے والد محترم کا بے نظیر کارنامہ سیرت النبی کی تصنیف ہے تو آنجناب یعنی ڈاکٹر سلمان ندوی بھی سیرت النبی سے خاص تعلق وشغف رکھتے ہیں۔

ان خطبات میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے سیرت نبوی کے بہت ضروری اور اہم مباحث کا احاطہ فرمایا ہے چنانچہ ۸ لیکچرز میں مجموعی حیثیت سے جن موضوعات پر اظہار خیال فرمایا اس کا اندازہ فہرست عنوانات سے بہ آسانی کیا جا سکتا ہے یعنی: ۱۔ اسلام سے قبل عرب کے مذہبی، سماجی اور سیاسی پس منظر کا تجزیہ، ۲۔ پہلی وحی اور اس کے اثرات، ۳۔ قریش کی طرف سے شدید مزاحمت کی وجوہات، ۴۔ معراج کی حقیقت واہمیت اور نتائج مجالس عقبہ، ۵۔ ہجرت مدینہ تاریخ اسلام کا نقطہ انقلاب، ۶۔ میثاق مدینہ کی ضرورت اور اس کی اہمیت، ۷۔ نمایاں غزوات، بدر، احد اور خندق اور ان کے اسباب اور دور رس نتائج، ۸۔ صلح حدیبیہ، ایک کھلی کامیابی۔

زیر تبصرہ کتاب چونکہ بنیادی طور پر تقاریر کا مجموعہ ہے اور سامعین میں مدرسے کے طلبا، اساتذہ

کرام، کالجز کے پروفیسر اور دینی شغف رکھنے والے بھی شامل تھے، اس لئے پیرایہ بیان سادہ، صاف ستھرا، زبان آسان، انداز تخاطب عالمانہ لیکن پیشکش میں عوام کی رعایت رکھی گئی ہے تا کہ مدعا قابل فہم رہے، معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تقاریر کو کیسٹس سے اتارنے کے بعد خود ڈاکٹر سید سلیمان ندوی صاحب کو اس پر نظر ثانی کا موقع نہیں مل سکا، چنانچہ فی البدیہہ تقریر میں بعض اوقات جو تسامحات رہ جاتے ہیں وہ کتاب میں در آئے ہیں۔ ان کی تعداد اچھی خاصی ہے چنانچہ مثلاً ما قبل اسلام سیرت کے مشہور واقعے حلف الفضول میں حجر اسود کی تنصیب کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے (خطبات ص ١٥) حالانکہ یہ دونوں الگ الگ واقعات ہیں۔ حلف الفضول حرب فجار کے پس منظر میں ہونے والا معاہدہ (تفصیل کے دیکھئے سیرت النبی، شبلی، مطبوعہ لاہور ج ا ص ١٨٧) الگ واقعہ ہے اور کچھ عرصے بعد تعمیر خانہ کعبہ کے سلسلے میں تنصیب حجر اسود کا واقعہ الگ ہے۔ یا مثلاً سر سید احمد خان نے خطبات احمدیہ کے نام سے مارگولیتھ کی زہریلی کتاب کا جواب نہیں لکھا جیسا کہ اس کتاب میں مذکور ہے (ص ٢٢، ٢٣) بلکہ سر ولیم میور کی زہریلی کتاب لائف آف محمد کا جواب لکھا تھا اور اس کی خاطر انگلینڈ گئے تھے۔ عربوں کے مذہبی پس منظر کی تفصیل میں (ص ٣٩) پر لکھا ہے کہ "قبیلہ تمیم پورے کا پورا آتش پرست تھا" جب کہ مولانا شبلی نے لکھا ہے "قبیلہ تمیم مجوسی تھا" (ج ا ص ١٣٤) کتاب میں خطبہ کوہ صفا کے جو مندرجات (ص ٦٢ پر) نقل کئے گئے ہیں وہ غالباً کسی سیرت کی کتاب میں نہیں۔ کتاب میں نامعلوم وجوہ سے اہل یثرب کی آنحضور □ سے ملاقات (مجالس عقبہ) عکاظ کے میلے میں بتائی گئی ہے، جب کہ تینوں بیعتیں منیٰ میں جمرات کے قریب ایام تشریق میں ہوئیں جہاں ابھی تک بطور یادگار "مسجد عقبہ" تا حال موجود ہے۔ امید ہے کہ زیر نظر کتاب" کتاب خطبات سیرت" کا اگلا ایڈیشن نظر ثانی اور تصحیح کے بعد مفید تر اور مقبول تر ثابت ہوگا۔

نام کتب: مقالات قاسمی

مولف: مولانا ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی

صفحات: ٣١٢

قیمت: ٢٠٠/روپے

تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن

اردو میں سیرت نگاری نے اپنے آغاز ہی سے مختلف ادوار میں مختلف مناہج او راسلوب اختیار

کئے ہیں، گذشتہ دو دہائیاں اس حوالے سے زیادہ ممتاز حیثیت رکھتی ہیں کہ ان میں سیرت طیبہ پر کثرت سے کتابیں سامنے آئی ہیں، جن میں بہت سی اپنے موضوع اور پیش کردہ مواد کے لحاظ سے نہایت بیش قیمت تھیں، اسی بنا پر انہوں نے قائین کے وسیع حلقے میں اپنا مقام بنایا اور اہل علم سے داد حاصل کی۔

ان ہی دو دہائیوں میں وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کے تحت سیرت کانفرنسوں کی روایت قائم ہوئی، جس کے نتیجے میں بہت سے عنوانات پر بعض واقعتاً قیمتی مقالات منظر عام پر آئے یہ حقیقت ہے کہ اس روایت نے قائین سیرت کو ایک نئی جہت سے روشناس کرایا، خصوصاً گزشتہ دس برسوں میں ان کوششوں کے ذریعے جو اسلوب سامنے آیا وہ جداگانہ حیثیت کا حامل ہے، اسے مکمل طور پر تحقیقی تو قرار نہیں دیا جا سکتا، البتہ بڑی حد تک علمی اور حوالہ جاتی ضرور ہے، اس اسلوب کے بعض کمزور پہلوؤں سے قطع نظر اس کے نتیجے میں سیرت طیبہ کا اطلاقی پہلو بھی زیادہ وضاحت سے پیش کیا گیا اور عصر حاضر کے حوالے سے موضوعات کو اسوۂ حسنہ اور خصوصاً تعلیمات نبوی □ کے تناظر میں دیکھنا ممکن ہوا۔ مطالعہ سیرت کے حوالے سے اسے ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا سکتا ہے۔

یہ بات یہاں اس حوالے سے پیش کی جا رہی ہے کہ زیر تبصرہ کتاب کا بھی غالب حصہ ایسے مقالات پر مشتمل ہے جو سیرت کانفرنس کے لیے تحریر کئے گئے تھے، مولانا اکرام اللہ جان قاسمی زبان و بیان پر عبور رکھنے والے ایسے اہل قلم ہیں جن کا انداز تحریر بھی شگفتہ ہے، اور ایسے مواقع پر جب وہ خشک قسم کے دلائل یا اعداد و شمار پیش کر رہے ہوتے ہیں ان کا اسلوب بوجھل محسوس نہیں ہوتا، اس مجموعے میں ان کے ۱۵ مقالات شامل ہیں جس میں سے چار پانچ مضامین سیرت طیبہ سے تعلق نہیں رکھتے، جب کہ باقی تمام مضامین سیرت سے متعلق ہیں، جس کے عنوانات یہ ہیں تعمیر شخصیت و فلاح انسانیت سیرت طیبہ کی روشنی میں۔ اسلام مذہب اعتدال و رواداری یا انتہاپسندی۔ سیرت کی تعریف اور حدود و قیود۔ بشارات محمد یہ کتب سماویہ میں۔ اسلام میں خواتین کے حقوق و فرائض۔ پاکستان کے لیے مثالی نظام تعلیم کی تشکیل۔ اسلامی نظم معیشت اور کفالتِ عامہ میں زکوٰۃ کی اہمیت۔ رسول اکرم □ کے طریقہ تعلیم کی خصوصیات۔ عدم برداشت کا بڑھتا ہوا رجحان اور تعلیمات نبوی۔ رسول اکرم □ کا بچوں کے ساتھ تعلق و محبت۔

کتاب رجحان کے مطابق اچھے کاغذ پر رنگین سرورق اور مضبوط جلد کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔

نام کتب: سیرت النبی□ (سیرت النبی کی سات جلدوں کا اختصار)

مؤلفین: علامہ شبلی نعمانیؒ، سید سلیمان ندویؒ

مرتب: پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

صفحات: ۴۸۰

ناشر: مکتبہ قرآنیات، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور

قیمت: ۲۵۰/روپے

تبصرہ نگار: ولی حسینی

علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ کو جدید اردو سیرت نگاری کے بانی ہونے کا مہرو شرف حاصل ہے، آج جو کچھ بھی اردو ذخیرہ سیرت موجود ہے، اس کے بڑے حصے پر سیرت النبی کی چھاپ واضح طور پر محسوس کی جا سکتی ہے، بہت سوں نے تو خاص علامہ شبلی کے تتبع میں قلم اٹھایا، بہت سوں نے علانیہ سیرت النبی سے خوشہ چینی کی، کئی ایک نے اس سے متاثر ہو کر ایک الگ دبستان قائم کرنے کی کوشش کی، اس طرح بعض نے سیرت النبی کے بعض پہلوؤں کا (علانیہ یا غیر علانیہ) رد لکھنے کی کوشش کی، مگر کسی نہ کسی صورت متاثر بھی ہوئے، کسی بھی مؤلف یا مصنف کے لیے یہ بڑا اعزاز ہے اور یقیناً عنداللہ قبولیت کا اشارہ بھی۔

اس کتاب میں فاضل مرتب نے اصل کتاب کا جو سات جلدوں میں ہے ایک جلد میں اختصار پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے، یقیناً وہ سات جلدیں اہل علم کے لیے نہایت اہمیت کی حامل ہیں، لیکن عامۃ الناس کے لیے اتنی ضخیم کتاب سے استفادہ یقیناً مشکل امر تھا، اس غرض سے پہلے بھی بعض حضرات نے سیرت النبی کا خلاصہ پیش کیا تھا، اب اسے زیادہ مرتب انداز میں پیش کیا گیا ہے، اس اختصار میں کتاب کی اصل ترتیب کو برقرار رکھتے ہوئے ہر جلد کا خلاصہ ایسے انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ نفس مضمون متاثر نہیں ہوتا، نہ ہی عبارت میں کہیں بے ربطی کا عیب پیدا ہوتا ہے، فاضل مرتب کے بیان کے مطابق اس میں دو باتوں کا خیال رکھا گیا ہے، ایک تو قرآنی آیات کا پہلے حوالہ رکوع اور سورت سے دیا گیا تھا، اب سورت اور آیت سے تبدیل کر دیا گیا ہے، دوسرے یہ کہ کتاب میں جہاں جہاں بھی ہندسے لگائے ہیں انھیں انگریزی ہندسوں سے بدل دیا گیا ہے۔ پہلی بات تو یقیناً مفید ہے اور اس سے کتاب سے استفادے میں مزید سہولت پیدا ہو گئی ہے، لیکن اس دوسری بات کا جواز سمجھ ہی نہیں آ سکا، آخر اردو ہندسوں میں کیا قباحت تھی؟ اگر اس کا جواز یہی ہے کہ انھیں سمجھنے میں آج کے اردو داں طبقے کو دشواری ہوتی ہے، تو

not

عرض ہے کہ یہ جواز بلاشبہ بلاجواز ہے۔ اس مشکل کا حل تو یہ ہے کہ ان ہندسوں کا استعمال عام کیا جائے نہ کہ انہیں بالکل ہی متروک قرار دیا جائے؟ امید ہے کہ ان معروضات پر ضرور غور کیا جائے گا، کتاب میں احادیث کا مختصر حوالہ بھی غالباً اختصار کی غرض سے حذف کر دیا گیا ہے، جب کہ اصل کتاب میں موجود ہے، بہتر ہوتا کہ اسے برقرار رکھا جاتا۔

کتاب اچھے معیار پر طبع ہوئی ہے، اور یقیناً ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

نام کتب: مختصر رحمۃ للعالمین

مولف: قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ

مرتب: پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

صفحات: ۳۸۳

قیمت: ۱۸۰/روپے

ناشر: مکتبہ قرآنیات لاہور

تبصرہ نگار: ولی حسینی

رحمۃ للعالمین اور سیرت النبی دونوں کا زمانہ تالیف تقریباً ایک ہی ہے، البتہ اسلوب مختلف ہے، اور بوجوہ ان دونوں کی اہمیت اور امتیاز مسلم ہے، خود سیرت النبی کے شریک مؤلف علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ بھی اس کے معترف ہیں، جس کا اظہار انہوں نے اس کی جلد سوم کے آغاز میں اپنے مقدمے میں کیا ہے، خصوصیت کے ساتھ کلامی اسلوب میں سیرت کے ذخیرے میں نہ صرف یہ اولیت کا شرف رکھتی ہے، بلکہ اب تک اس معیار کی واحد کتاب بھی کہی جا سکتی ہے۔ یہ کتاب بھی تین جلدوں میں ہونے کے سبب خاصی ضخامت کی حامل ہے، اس بنا پر قارئین کی ضرورت اور سہولت کے مدنظر جناب پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری نے اس کتاب کا بھی ایک جلد میں اختصار فرمایا ہے، اس کے اختصار میں بھی وہی انداز اختیار کیا گیا ہے، جو سیرت النبی کے سلسلے میں اوپر بیان ہو چکا ہے، ہماری دانست میں اس میں بھی احادیث اور بائبل کے حوالہ جات بالاختصار ہی سہی اگر درج کر دیے جاتے تو بہتر تھا۔ یہ کتاب بھی رجحان کے مطابق طبع ہوئی ہے۔

نام کتاب: سرورِ دو عالم □
مصنف: فضل کریم خاں درانی
صفحات: ۱۳۶
قیمت: ۹۰/روپے
ملنے کا پتا: کتاب سرائے، فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور
تبصرہ نگار: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

میاں فضل کریم خاں درانی ان قسمت افراد میں سے ہیں جو قادیانیت کے دامِ تزویر میں آنے کے بعد رحمتِ حق سے تائب ہو کر دوبارہ مسلمان ہو گئے۔ انھیں اپنے زمانے کے مشاہیر مسلم رہنماؤں کا اعتماد حاصل رہا۔ فضل کریم خاں درانی نے سیرتِ طیبہ کے موضوع پر انگریزی زبان میں متعدد کتب تحریر کیں، جو اہلِ علم اور قارئین کے وسیع حلقے میں مقبول ہوئیں۔ زیرِ نظر کتاب ان کی ایک انگریزی تالیف The last Prophet کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب روایتی انداز میں سیرتِ طیبہ کے مسلسل اور مرتب بیان پر مشتمل ہے، جس میں اندازِ بیان سادہ اور پر اثر رکھا گیا ہے، تاکہ طلبا اور کم پڑھے لکھے حضرات بھی مستفید ہو سکیں، کتاب کا ترجمہ سلیس ہے اور کتاب کے مطالعے سے یہ محسوس نہیں ہوتا کہ یہ کسی کتاب کا ترجمہ ہے یا علیحدہ سے طبع زاد کتاب۔

کتاب معیاری انداز میں درانی فاؤنڈیشن کے اشتراک سے طبع ہوئی ہے، بہتر ہوتا کہ یہ وضاحت کر دی جاتی کہ یہ ترجمہ خود مؤلف کا تحریر کردہ ہے یا کسی اور کا۔

نام کتاب: دشتِ امکاں (سفرنامہ نجد و حجاز)
مصنف: ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر
صفحات: ۲۷۸
قیمت: ۲۵۰/روپے
ملنے کا پتا: قرطاس، پوسٹ بکس نمبر ۸۴۵۳۔ کراچی یونیورسٹی کراچی۔
تبصرہ نگار: محمد احمد حافظ

ڈاکٹر نگار کراچی یونیورسٹی میں شعبہ تاریخ کی پروفیسر ہیں، ان کے قلم سے ادب و تاریخ سے

متعلق کئی قابل ذکر کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں، زیر تبصرہ کتاب ''دشت امکان'' سرزمین عرب کے والہانہ سفر کی روداد ہے، یہ کتاب کسی ایک سفر کی روداد پر مبنی نہیں بلکہ چھ سفر ہوئے تب ایک کتاب ترتیب پائی ہے، سرزمین عرب کا اول و آخر حوالہ سرزمین اسلام اور دیار نبی □ ہے۔ اس سرزمین کے چپے چپے پر سیرت نبوی اور تاریخ اسلام کے نقوش ثبت ہیں۔ ڈاکٹر نگار بنیادی طور پر چوں کہ ''تاریخ نگار'' بھی ہیں، اس لئے ''دشت امکان'' محض ایک تأثراتی سفرنامہ نہیں بلکہ سرزمین عرب کی قدیم و جدید تاریخ کا ایک حسن مرقع بھی ہے، ''دشت امکان'' آپ کو وادیوں، صحراؤں، بیابانوں، آثار قدیمہ کے مقامات، حرم مکہ و مدینہ، تبوک و خیبر اور مدائن صالح میں نہ صرف لئے لئے پھرے گا بلکہ ان مقامات کی لمحہ بہ لمحہ تاریخ اور موقع بموقع تبدیلیوں سے آگاہ بھی کرے گا۔ ڈاکٹر نگار چونکہ ادب کی جویا بھی ہیں اس لئے ''دشت امکان'' کا مطالعہ قاری کو تاریخ کی گھلاوٹ کے ساتھ ساتھ ادبی چاشنی سے بھی حظ اندوز کرتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ قاری نہایت سبک رفتاری سے اپنے دماغ کو دیار نبی □ کی یادوں سے محظوظ کرتا چلا جاتا ہے۔ مثلاً صفحہ ۸۸ پر مسجد قبلتین کا ذکر ہے، اب بظاہر اس مسجد کی تاریخ یہی ہے کہ اس مسجد میں دوران نماز حضور □ کو تحویل قبلہ کا حکم ہوا، لیکن کتاب کا یہ باب آپ کو بتائے گا کہ یہ مسجد مدینہ سے کتنی دور ہے؟ یہ کس قبیلے کی مسجد تھی؟ تحویل قبلہ کا واقعہ کس سن اور مہینے اور دن میں پیش آیا، مسجد کی موجودہ کیفیت، دوران زیارت وہاں موجود پاکستانی خواتین کا دلچسپ مکالمہ، قریب ہی موجود بیر عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اور مسجد قبلتین کے مغرب میں وادیٔ عقیق کی نشان دہی جو امرا کے محلات، تفریح گاہ اور ادبی مجالس کے حوالے سے معروف تھی، ان تمام باتوں کا ذکر آپ کو مسجد قبلتین کے باب میں ملے گا۔

کامیاب کتاب کون سی ہوتی ہے؟ اس باب میں مختلف تعریفیں ممکن ہیں، راقم کے نزدیک کامیاب کتاب وہی ہوتی ہے جو ''ہر جا کہ دل می کشد'' کے مصداق ہو، اور دشت امکان پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔

اس کتاب میں تاریخی اہمیت کے حامل تصاویر بھی شامل ہیں مثلاً قلعہ قموص، خیبر، خیبر کی بستی، حرم مکی و مدنی کی تاریخی مساجد، مدائن صالح کے کھنڈرات اور رودعیہ کے سعودی محلات، مزارات شہدائے بدر، مسجد نبوی کی توسیع کے مختلف ادوار، لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ ان تصاویر کو جاندار کی تصویر سے پاک رکھا جاتا۔ مختلف تصاویر میں مصنف کی موجودگی یقیناً ان کی روشن خیالی پر دلالت کرتی ہے مگر ان مقدس اسفار کو غیر شرعی امور سے ملوث کرنا بجائے خود سوالیہ نشان ہے۔